وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کاید گلستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء

نمبر (۱۱)

گورنمنٹ عنہ

چہ گویم بانوگرائی چہادر قادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کیلیئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آئیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست یا گورنمنٹ .... عنہ
معاونین درجہ اول جنکو علاوہ کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے .... صہ
معاونین درجہ دوم جنکو علاوہ کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے .... للعہ
عام قیمت پیشگی .... ۳ ر
عام قیمت مابعد .... للعہ
قیمت فی پرچہ .... ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی - جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملیگا رسید زر اخبار مین دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتی جاتی ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہی۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ دو بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی

نمبر (۱۱) | مورخہ ۲۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء | جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ویب صاحب ۔ مسٹر الگزنڈر ویب امریکہ کے نومسلم دوست کے نام سے ہمارے دوست اچھی طرح واقف ہیں۔ ویب صاحب وہ ہیں جن کی مدت ہوئی حضور مرزا صاحب سے خط وکتابت ہوئی تھی۔ اس کے بعد ویب صاحب مسلمان ہو کر ہندوستان میں آئے تھے اور لاہور تک بھی آئے تھے مگر عام مسلمانوں نے ان کو ڈرایا کہ اگر تم قادیان جاؤ گے اور مرزا صاحب سے ملو گے تو تمہارے واسطے مسلمان چندہ جمع نہیں کریں گے اس واسطے ویب صاحب ڈر گئے اور حضرت سے ملاقات کرنے کے بغیر یہاں سے چلے گئے اور امریکہ میں جا کر ایک اخبار نکالا۔ مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی اور آخر کار ہار کر بیٹھ گئے۔ حضرت اقدس نے ویب صاحب کے ہندوستان آنے سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ ہند میں آیا ہے اور ڈھول بجا رہا ہے جس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ ایک بے ہودہ کام میں مصروف ہے جس سے کچھ حاصل نہیں۔ چنانچہ یہ بات پوری ہوئی اور سنہ ۱۹۰۶ء میں جب میری خط وکتابت اس کے ساتھ شروع ہوئی تھی تو اس نے ایک لمبے خط میں اقرار کیا کہ اس وقت مجھے ایسے لوگوں نے دھوکہ دیا تھا جن کی نسبت میں اب یقین کرتا ہوں کہ وہ سچے مسلمان نہیں ہیں انہوں نے جو وعدے میرے ساتھ کئے وہ سب جھوٹے ہوئے۔ اس کے بعد آج تک ویب صاحب کا کبھی کبھی خط آتا ہے۔ چنانچہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۷ء کو ایک خط ویب صاحب کا میرے پاس آیا ہے جس میں انہوں نے آسٹریلیا کے چند اخباروں کے کاغذ ارسال کئے ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ ایک افغان حبیب اللہ نام اس ملک میں رہتا تھا۔ اس نے ایک گوری میم کے ساتھ شادی کی ہوئی تھی۔ اس میم کو زانیہ پا کر اس نے جوش غیرت کے سبب قتل کر دیا اور حکومت ملک نے اس کو پھانسی دے دیا ہے۔ اخبار والوں نے حکومت ملک کے برخلاف کچھ شور وغل مچایا مگر کارگر نہ ہوا۔ ان اخبار کو بھیجتے جبکہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں ویب صاحب کا یہ مطلب ہے کہ آسٹریلیا اور امریکہ میں لوگ مسلمانوں کے برخلاف سخت تعصب رکھتے ہیں۔ اگر یہی قاتل کوئی گورا ہوتا تو کبھی پھانسی نہ پاتا لیکن چونکہ وہ مسلمان تھا اس واسطے بالخصوص بے رحمی کا سلوک اس کے ساتھ کیا گیا اور اس واسطے ان ممالک میں اسلام کا پھیلانا ایک سخت مشکل امر ہے۔

یہ خط اور اخباروں کا مضمون میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں سنایا۔ حضور نے فرمایا کہ وہاں کے لوگوں پر اگر ویب صاحب کا اثر نہیں ہوا اور اس کے ذریعہ کوئی مسلمان نہیں ہوا تو اس کو چاہئے کہ اپنے نفس کو برا کہے نہ کہ ان لوگوں کو کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ خود اس کے اندر جذب وکشش نہیں جو پوری روحانیت سے حاصل ہوتا ہے
سخن کز دل برون آید ۔ نشیند لاجرم بر دل۔ ویب نے جو طریق ہمارے ساتھ اختیار کیا تھا خود اسی سے اس کی نیت اور طاقت روحانی ظاہر ہوتی ہے اور اب بھی اس نے کوئی مردانہ چال نہیں دکھائی۔ وہ جانتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اگر ہمارے ساتھ تعلق قائم کرے گا تو نقصان اٹھائے گا۔ اس پر بندہ نے ویب صاحب کو ایک خط لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی اگلے اخبار میں درج کیا جائے گا۔

جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط

ایک جرمنی کے شہر ہاینگ سے

ایک لیڈی مسمات مسز کیرولا مین کا ایک خط حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں گذشتہ ڈاک ولایت میں پہنچا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کی اشاعت ان ممالک میں بھی اپنا قدم رکھ رہی ہے۔ لیڈی صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔ میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی تاکہ آپ کو خط لکھوں اور آخر کار اب مجھے ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے (ایڈریس لفافہ پر اب بھی یہ ہے بمقام قادیان علاقہ کشمیر ملک ہند ۔ ایڈیٹر) میں آپ سے معافی چاہتی ہوں۔ کہ میں آپ کو خط لکھتی ہوں لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ مجھے ہند کے تمام معاملات کے ساتھ اور بالخصوص مذہبی امور کے ساتھ دلچسپی حاصل ہے۔ میں ہند کے قحط۔ بیماری اور زلازل کی خبروں کو افسوس کے ساتھ سنتی ہوں اور مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ سندر رنگیوں کا خوبصورت ملک اس قدر بت پرستی سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے ہادی اور نجات دہندہ مسیح کی واسطے جو اس قدر جوش آپ کے اندر ہے۔ اس کے واسطے میں آپ کو مبارکباد کہتی ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ کہ اگر آپ چند سطور اپنے اقوال کے مجھے تحریر فرما دیں۔ میں پیدائش سے جرمن ہوں اور میرا خاوند انگریز تھا۔ اگرچہ آپ شاندار قدیمی ہندوستان قوموں کے نور کے اصلی پوت ہیں۔ تاہم میرا خیال ہے کہ آپ انگریزی جانتے ہوں گے۔

اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا ایک فوٹو ارسال فرما دیں۔ کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کوئی خدمت ادا کر سکتی ہوں۔ آپ یقین کریں پیارے مرزا کہ میں آپ کی مخلص دوست ہوں۔

مسز کیرولا مین۔

خبردار

برادرم مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض ہے کہ میں بتاریخ ۲۸ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء کو گوجرانوالہ میں اتفاقاً پہنچا وہاں ایک دوست قاضی محمد عالم سکنہ کوٹ قاضی سے ملاقات ہوئی۔ تذکرہ سے معلوم ہوا کہ ایک شخص اپنا احمدی جماعت کو فریب سے احمدی بن کر لوٹتا ہے۔ واجب عرض ہے کہ میں اس کی حالت سے اچھی طرح واقف ہوں وہ بڑا چھپا آدمی ہے اور بہت سی باتیں بنا کر آدمی کو یقین دلا لیتا ہے۔ از راہ کرم ضروری میری اس تحریر کو اخبار میں جگہ دیں۔ وہ کبھی بھی اپنا نام اور سکونت درست طور سے نہیں بتاتا۔ کبھی کسی جگہ کچھ بتاتا ہے اور کبھی کسی جگہ کچھ۔ حلیہ اس کا یہ ہے۔

درمیانہ قد ۔ چوڑا منہ ۔ لمبی اور بھاری داڑھی

آنکھیں گھٹ ۔ عمر قریباً چالیس سال ۔

خاکسار امیر الدین احمدی زرگر

مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

مورخہ ٢٨- محرم الحرام ١٣٢٥ھ مطابق ١٤ مارچ ١٩٠٧ء

خدا کی تازہ وحی

٢٨- فروری ١٩٠٧ء۔ "خوش آمدی نیک آمدی"

٩- مارچ ١٩٠٧ء "ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں"۔

٧- مارچ ١٩٠٧ء - ١- "ربنا افتح بیننا و بینہم"

٢- "اعجبتم ان تموتوا"۔

٣- "ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں"۔

٤- "پچیس دن" (یا یہ کہ پچیس دن تک)

٥- "من الناس و العامۃ" (ای من خواص الناس و العامۃ) یعنی طاعون خاص لوگوں میں بھی پڑے گی اور عام لوگوں میں بھی۔

ترجمہ۔ یہ ہے کہ اے خدا ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے اور پچیس دن کے الہام میں یہ اشارہ ہے۔ کہ ٧ مارچ سے پچیس دن پورے ہونے کے سر پر یا ٧ مارچ ١٩٠٧ء سے پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا۔ اور ضرور ہے کہ تقدیر الٰہی اس واقعہ کو روک رکھے جب تک کہ ٧ مارچ ١٩٠٧ء سے پچیس دن گذر نہ جاویں یا یہ کہ ٧ مارچ ١٩٠٧ء سے پچیس دن تک یہ واقعہ ظہور میں آجائیگا۔ اگر صرف پچیس دن کے لحاظ سے معنے کئے جاویں۔ تو اس طور سے ضرور ہے کہ اس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے امید رکھی جائے کیونکہ الہام الٰہی کے رُو سے ساتویں مارچ پچیس دن کے شمار میں داخل ہے اس صورت میں پچیس دن مارچ کے اکتیس[1] دن پورے ہو جاتے ہیں

[1] یہ الہام گذشتہ اشاعت میں لکھنا سہواً رہ گیا تھا اس واسطے اب لکھا گیا۔ یہ الہام "سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی" والے الہام کے بعد ہے۔

تو اس طور پر پیشگوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے۔ مگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے جس کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کا ہم اس وقت کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے بجز اس کے کہ یہ کہیں کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ میں ثابت ہو جائے گا۔ اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستوں کے متعلق یا دشمنوں کے متعلق۔ جس امر کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔

بعد اس کے ١٢- مارچ ١٩٠٧ء کا مکرراً یہ بھی الہام ہے۔

١- "یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ"۔

٢- "انت منی و انا منک"۔

٣- "ظہورک ظہوری"

٤- "انت الذی طار الیّ روحہ"

٥- "انی انا اللّٰہ ذو الجود و العطاء"

٦- "انزل الرحمۃ علیٰ من اشاء"۔

ترجمہ۔ اے عیسیٰ میں تجھے تیری طبعی موت سے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا میں خدا ہوں صاحب جود اور بخشش۔ جس پر چاہتا ہوں رحمت نازل کرتا ہوں

١٣- مارچ ١٩٠٧ء - "لاہور میں ایک بے شرم ہے"۔

٢- "ویل لک و لافکک"

٣- "اے مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹھ پر"۔

٤- "انی نعیت" - ترجمہ۔ میں نے ایک شخص کی موت کی خبر دی

٥- "انی انا اللّٰہ لا الٰہ الا انا" ترجمہ۔ میں ہی خدا ہوں میرے سوا اور کوئی خدا نہیں۔

٦- "ان اللّٰہ مع الصادقین"۔ ترجمہ۔ خدا سچوں کے ساتھ ہوتا ہے (یہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی کہ آج ہی سول میں خبر آئی ہے کہ ڈوئی جس کے عذاب کے بارہ میں خبر دی تھی مر گیا۔ یہ وہ ڈوئی ہے جسکو مباہلہ کیلئے بلایا گیا تھا)

٧- "ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ دیئے جائینگے"

٨- "انما یرید اللّٰہ لیذہب عنکم الرجس اھل البیت و یطہرکم تطہیرا" خدا نے ارادہ کیا ہے اے اہل خانہ کہ تمہاری پلیدی کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا۔ (یہ تیسری مرتبہ الہام ہے واللّٰہ اعلم بالصواب)

٩- "اعجبنی موتکم"۔ تمہاری موت نے مجھے تعجب میں ڈالا (١٠) "یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی" (١١) "ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار کے آدمی مریں گے" (١٢) "و استوت علی الجودی" یہ اس آیت کیطرف اشارہ ہے۔ وغیض الماء وقضی الامر و استوت علی الجودی۔ پس پانی خشک کیا جاویگا اور جو کچھ ہمارا ارادہ ہے ہم پورا کرینگے اور کشتی جودی پر ٹھہر جاویگی۔

ڈائری

القول الطیب

۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء۔ الہام الٰہی۔ "ہزاروں تیرے پروں کے نیچے ہیں۔" پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول آتا ہے اس کے ذریعہ سے ایک باطنی پرورش انسانوں کی ہوتی ہے۔ خداتعالیٰ کی طرف سے اصل نزول فیضان اس پر ہوتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ مولوی معنوی صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

قطب شیر و صید کردن کار او
باقیان ہستند باقی خوار او

اصل غرض جو تقویٰ اور ایمان سے ہے وہ تو سب کو حاصل ہو ہی جاتی ہے کسی کو بلا واسطہ اور کسی کو بالواسطہ۔ اصل مقصود تو یہ ہے کہ انسان کامل ایمان حاصل کرے اور ابدی نجات کو پالے اگر یہ بات خداتعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو جاوے تو پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کچھ آدمی راہ پر چلتے ہیں اور کچھ دوسرے ان کے ذریعہ سے راہ کو پہچانتے ہیں۔ منزل مقصود پر پہنچ کر سب برابر ہو جاتے ہیں۔ باعث بہشت میں داخل ہو جانے کے تو سب ہی برابر ہی ہو جاویں گے۔

دن خوفناک ہیں

۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب، حکیم محمد حسین صاحب قریشی، ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب، حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ، بابو غلام محمد صاحب لاہور سے آکر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت اقدس ملاقات کے واسطے قریب دس بجے صبح کے مسجد مبارک میں تشریف لائے اور قریب دو گھنٹے کے تشریف فرما رہے۔ چند احمدیوں نے بیعت کی اور مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ دو ایک دوستوں کے درمیان کسی دنیوی امر پر اختلافات اور باہمی رنج کا ذکر تہا اس پر حضرت نے فرمایا۔ کہ دیکھو آجکل موسم کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اور ایک غیر معمولی تغیر زمانے کی حالت میں نظر آتا ہے۔ آسمان ہر وقت غبار ناک رہتا ہے گویا کہ وہ بھی اداس ہو رہا ہے۔ چاہیئے کہ آپس میں جلد صفائی کرلیں۔ معلوم نہیں کہ کس کی موت آجائے میں تو یہ بھی سننا نہیں چاہتا کہ اختلاف کی کیا باتیں ہیں معلوم نہیں کہ کس کی زندگی ہے اور کون اس سال میں مر جائے گا۔

کس کی دعا غیر مقبول

جب تک کہ سینہ صاف نہ ہو۔ دعا قبول نہیں ہوتی اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہو۔ تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہیئے اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی

دنیا کی بے ثباتی

رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ واقعہ بیان کیا ہے کہ دو شخصوں آپس میں سخت عداوت رکھتے تھے ایسا کہ وہ اس بات کو بھی ناگوار رکھتے تہے کہ ہر دو ایک آسمان کے نیچے ہیں۔ ان میں سے ایک قضائے کار فوت ہوگیا۔ اس سے دوسرے کو بہت خوشی ہوئی ایک روز اس کی قبر پر گیا اور اس کو اکہاڑ ڈالا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا نازک جسم خاک آلودہ ہے اور کیڑے اس کو کہا رہے ہیں ایسی حالت میں دیکھ کر دنیا کے انجام کا نظارہ اس کی آنکہوں کے آگے پھر گیا اور اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور اتنا رویا کہ اس کی قبر کی مٹی کو تر کر دیا اور پہر اس کی قبر کو درست کر کے اس پر لکھوایا۔ ؎

مکن شادمانی بمرگ کسے
کہ دہرت پس از وے نماند بسے

خدا کا حق تو انسان کو ادا کرنا ہی چاہیئے مگر بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کا ادا کرنا نہایت مشکل ہے ذرا سی بات پر انسان اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ سخت کلامی کی ہے پھر علیحدہ ہو کر اپنے دل میں اس بدظنی کو بڑہاتا رہتا ہے اور ایک رائی کے دانے کو پہاڑ بنا لیتا ہے اور اپنی بدظنی کے مطابق اس کینہ کو زیادہ کرتا رہتا ہے یہ سب بغض ناجائز ہیں۔ ہم بھی بعض وقت کسی پر ناراض ہوتے ہیں مگر

جائز بغض

ہماری ناراضگی دین کے واسطے اور اللہ کے واسطے ہے جس میں نفسانی جذبات کی ملونی نہیں اور دنیوی خواہشات کا کوئی حصہ نہیں ہمارا بغض اگر کسی کے ساتھ ہے تو وہ خدا کے واسطے ہے اور اس واسطے وہ بغض ہمارا نہیں بلکہ خود خدا کا ہی ہے کیونکہ اس میں کوئی ہماری نفسانی یا دنیوی غرض نہیں۔ ہم کسی سے کچہ لینا نہیں چاہتے نہ کسی سے کوئی خواہش رکھتے ہیں جوش نفسانی اور للہی جوش میں فرق کرنے کے واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک

حضرت علی کا سبق لو

واقعہ سے سبق حاصل کرو لکھا ہے کہ حضرت علی کا ایک کافر پہلوان کے ساتھ جنگ شروع ہوا بار بار آپ اس کو قابو کرتے تہے وہ قابو سے نکل جاتا تہا۔ آخر اس کو پکڑ کر اچھی طرح سے جب قابو کیا اور اس کی چہاتی پر سوار ہو گئے اور قریب تہا کہ خنجر کے ساتھ اس کا کام تمام کر دیتے کہ اس نے نیچے سے آپ کے منہ پر تہوک دیا جب اس نے ایسا فعل کیا تو حضرت علی اس کی چہاتی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے اس پر اس نے تعجب کیا اور حضرت علی سے پوچھا کہ آپ نے اس قدر تکلیف کے ساتھ پکڑا اور میں آپ کا جانی دشمن ہوں اور خون کا پیاسا ہوں۔ پہر باوجود ایسا قابو پا چکنے کے آپ نے مجھے اب چھوڑ دیا۔ یہ کیا بات ہے حضرت علی نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں چونکہ تم دین کی مخالفت کے سبب مسلمانوں کو دکھ دیتے ہو اس واسطے تم واجب القتل ہو اور میں محض دینی ضرورت کے سبب تمکو پکڑتا تہا۔ لیکن جب تم نے میرے منہ پر تہوک دیا اور اس میں مجھے غصہ آیا۔ تو میں نے خیال کیا کہ یہ اب نفسانی بات درمیان میں آگئی ہے اب اس کو کچہ کہنا جائز نہیں۔ تاکہ ہمارا کوئی کام نفس کے واسطے نہ ہو۔ جو ہو سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو۔ جب میری اس حالت میں تغیر آئیگا اور یہ غصہ دور ہو جائے گا۔ تو پہر وہی سلوک تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔ اس بات کو سن کر کافر کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ تمام کفر اس کے دل سے خارج ہو گیا اور اس نے سوچا کہ اس سے بڑھ کر اور کون سا دین دنیا میں اچھا ہو سکتا ہے جسکی تعلیم کے اثر سے انسان ایسا پاک نفس بن جاتا ہے پس اس نے اسیوقت توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔

غرض انسانوں کو چاہیئے کہ دنیوی کدورتوں کے سبب باہم رنجش پیدا نہ کریں اور پہر یہ دن تو وبا اور زلازل اور قہر الٰہی کے دن ہیں۔ ان میں خداتعالیٰ کے خوف سے لرزان رہنا چاہیئے۔

کمزور لوگ

ایک شخص نے ذکر کیا کہ بعض مولوی قسما قسم کے افترا کر کے لوگوں کو بہکاتے ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ہاتھ سوائے افترا پردازی کے اور کیا ہے لیکن جو لوگ ان کے پہندے میں پھنس جاتے ہیں وہ خود کمزور اور ضعیف ہیں اور دنیاداری میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ دین کی ان کو ہرگز کوئی خبر ہی نہیں وہ خود سوچ فکر سے کام نہیں لیتے ورنہ ایسے شریر لوگوں کی شر سے محفوظ رہتے جو ہماری باتوں کو تراش خراش کر افترا کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

حقیقۃ الوحی

فرمایا کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اسکو پڑہ لیں دوسرے کی قسم کا نہ ماننا بہی تقویٰ کے برخلاف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی دوسرے کی قسم پوری ہونے دی تہی اور حضرت عیسے علیہ السلام نے بھی دوسرے آدمی کی قسم کو پورا کیا تہا غرض ہم ایک نیک کام کیواسطے قسم دیتے ہیں کہ وہ بلا سوچ سمجہے گالیان نہ دین اور مخالفت نہ کرین کم از کم ہماری دلائل کو ایک دفعہ بغور مطالعہ کرین خواہ تہوڑا تہوڑا کرکے پڑہین پہر ان کو معلوم ہو جاویگا کہ حق کس بات مین ہے۔

علیگڈھ کالج میں فساد
عزیز احمد خارج از بیعت

۱۰- مارچ ۱۹۰۷ء - قبل از نماز ظہر علی گڈھ کالج کے طالب علم مولوی غلام محمد صاحب نے وہاں کے طلباء کے سٹرائک اور اپنے استادوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ اس جماعت (فرقہ احمدیہ) کا کوئی لڑکا اس سٹرائک میں شامل نہیں ہوا - میاں محمد دین - عبد الغفار خان وغیرہ سب علیحدہ رہے لیکن عزیز احمد ان طلباء کے ساتھ شریک رہا اور باوجود ہمارے سمجھانے کے باز نہ آیا - اور چونکہ بعض اخباروں میں اس قسم کے مضمون نکلے ہیں - کہ مسیح موعود کا پوتا علی گڈھ کالج میں ہے - اس وجہ سے عام طور پر عزیز احمد کا رشتہ حضور کے ساتھ سب کو معلوم ہونے کے سبب وہاں کے اراکین نے اس امر پر تعجب ظاہر کیا کہ عزیز احمد اس مفسدہ میں ایسا حصہ لیتا ہے - اس پر حضرت اقدس مرزا صاحب نے فرمایا کہ "عزیز احمد نے اپنے استادوں اور افسروں کی مخالفت میں مفسد طلباء کے ساتھ شمولیت کا جو طریق اختیار کیا ہے یہ ہماری تعلیم اور ہمارے مشورہ کے بالکل مخالف ہے لہذا وہ اس دن سے جس دن سے وہ اس بغاوت میں شریک ہے - ہماری جماعت سے علیحدہ اور ہماری بیعت سے خارج کیا جاتا ہے ہم ان لڑکوں پر خوش ہیں جنہوں نے اس موقعہ پر ہماری تعلیم پر عمل کیا - بہت سے لوگ بیعت میں آکر داخل ہو جاتے ہیں لیکن جب وہ شرائط بیعت پر عمل نہیں کرتے - تو خود بخود اس سے خارج ہو جاتے ہیں یہی حال عزیز احمد کا تھا اس میں خصوصیت نہ تھی اور یہ امر کہ ہمارا وہ پوتا ہے اس وجہ سے وہ ہمارا رشتہ دار ہے - سو واضح ہو کہ ہم ایسے رشتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے - ہمارے رشتے سب اللہ تعالی کیواسطے ہیں - عزیز احمد کا باپ خود ہم سے برگشتہ ہے اور ہم اس کو اپنا بیٹا نہیں سمجھتے - تو پھر عزیز احمد کا پوتا ہونا کیسا - عزیز احمد کو چاہیئے تھا کہ اس معاملہ میں اول ہم سے مشورہ کرتا - یا اس مثال کو دیکھتا جو پہلے میڈیکل کالج لاہور میں قائم ہو چکی تھی کہ جب طلباء نے لاہور میں اپنے پروفیسروں کی مخالفت میں سٹرائک کیا تھا - تو جو لڑکے اس جماعت میں داخل تھے ان کو میں نے حکم دیا تھا کہ وہ اس مخالفت میں شامل نہ ہوں اور اپنے استادوں سے معافی مانگ کر فوراً کالج میں داخل ہو جاویں چنانچہ انہوں نے میرے حکم کی فرمانبرداری کی اور اپنے کالج میں داخل ہو کر ایک ایسی نیک مثال قائم کی کہ دوسرے طلباء بھی فوراً داخل ہو گئے - عزیز احمد کو اس واقعہ کی خبر ہو گی کیونکہ اخبار میں چھپ چکا تھا اور اگر خبر نہ ہوتی تو اس کے واسطے ضروری تھا کہ اول مجھ سے مشورہ کرتا یا اپنے ساتھیوں کے مشورہ پر چلتا اس کا علی گڈھ میں جانا بھی اس کے باپ کے مشورہ اور حکم سے تھا نہ کہ ہمارا اس میں کوئی حکم تھا - ایسا ہی مخالفت استادان میں شمولیت ہمارے کسی تعلق کی وجہ سے نہیں اور اسی وجہ سے اس کو خارج از بیعت کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ اپنے فعل سے توبہ کر کے اپنے استادوں سے معافی نہ مانگے" ہاں دوسرے طلباء مولوی غلام محمد صاحب وغیرہ نے علی گڈھ جانے سے پہلے ہم سے مشورہ لیا تھا اور ہم نے یہی مشورہ دیا تھا کہ وہاں کے لڑکوں کی صحبت سے بچتے رہیں اور کسی بدی میں شامل نہ ہوں تو ہرج نہیں کہ وہاں جائیں - انسان ضرورتاً پاخانہ میں بھی جاتا ہے - مگر اپنے آپ کو نجاست سے بچائے رکھتا ہے"

عاجز کو مخاطب کر کے حضور نے فرمایا کہ ان باتوں کو عام اطلاع کے واسطے اخبار بدر میں شائع کر دیں

خواب کی بنا پر کسی کام کا شروع کرنا

۳- مارچ ۱۹۰۷ء ایک صاحب نے اپنا ایک خواب بیان کیا جس میں کسی بڑے کام کے کرنے کی طرف اشارہ تھا مگر اس کام کے واسطے سامان سر دست مہیا نہ تھے اور ان کا منشاء تھا کہ خواب کی بناء پر فوراً اس کام کو شروع کر دیں - حضرت نے فرمایا کہ بعض خوابیں مدت کے بعد پوری ہونے والی ہوتی ہیں جب تک کہ اس کام کیواسطے اللہ تعالی اسباب مہیا نہ کرے تب تک صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہیئے - دیکھو حضرت یوسف پر جس قدر مصائب آئے وہ سب بے وقت خواب سنانے کی وجہ سے آئے تھے - شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ فقیر کو چاہیئے کہ قیام فیما اقام اللہ پر عمل کرے یعنی جہاں خدا تعالی نے کھڑا کیا ہے وہاں کھڑا رہے جب تک کہ خدا تعالی خود وہاں سے نکلنے کے سامان نہ بنائے -

معذرت - افسوس ہے کہ اس ہفتہ میں درس قرآن شریف طیار نہیں ہو سکا - امید ہے کہ اگلے ہفتہ میں ضرور درج کیا جاوے گا - انشاء اللہ تعالی -

المفتی

۴۳ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے سوال کیا کہ محرم دسویں کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ للہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے -

فرمایا ایسے کاموں کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لیجاتی ہیں پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں ابتدا میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے اس لئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو - عقائد باطلہ دور نہیں ہوتے -

۴۴ یہ مسئلہ پیش ہوا کہ دو احمدی کسی گاؤں میں ہوں - تو وہ بھی جمعہ پڑھ لیا کریں یا نہ -

مولوی محمد احسن صاحب سے خطاب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ دو سے جماعت ہو جاتی ہے اس لئے جمعہ بھی ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا ہاں پڑھ لیا کریں - فقہاء نے تین آدمی لکھے ہیں اگر کوئی اکیلا ہو تو وہ اپنی بیوی وغیرہ کو پیچھے کھڑا کر کے تعداد پوری کر سکتا ہے -

۴۵ **روزہ روز وصال** - ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہیں؟ فرمایا ضروری نہیں ہے

۴۶ **روزہ محرم** :- اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم کے پہلے دس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہیں؟

فرمایا - ضروری نہیں ہے -

۴۷ **چھیٹھہ** - اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ برائے برآمدگی مراد یا سیرابی ملک یا بطور چھیٹھہ جو لوگ ذبیحہ دیتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا کہ جائز نہیں ہے -

۴۸ **جھنڈ یا بودی** - اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ کسی بزرگ کے نام پر جو چھوٹے بچوں کے سر پر جھنڈ یعنی بودی رکھی جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے -

فرمایا - ناجائز ہے ایسا نہیں چاہیئے -

۴۹ - **تابوت** - اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم پر جو لوگ تابوت بناتے ہیں اور محفل کرتے ہیں - اس میں شامل ہونا کیسا؟

فرمایا کہ گناہ ہے -

سیر و سیاحت کس نیت سے

۱۰ - مارچ ۱۹۰۷ء قبل از نماز عصر - ریاست جموں کے ایک معزز ہندو اہلکار ساکن قادیان حضرت اقدس کی خدمت مین حاضر تھے - اثنائے گفتگو مین انہون نے کشمیر کی آب و ہوا کی تعریف کرتے ہوئے عرض کیا کہ جناب کبھی کبھی کشمیر کے سیر کیواسطے تشریف لے جاوین -

فرمایا - ہمارا یہ مذہب نہین کہ صرف تفریح کیواسطے یا سیر و تماشا کے واسطے کوئی سفر کرین - ہان جس دینی کاروبار مین ہم مصروف ہین اگر اس کی ضرورتون مین ہمکو کوئی سفر پیش آجاوے اور خدمت دین کیواسطے کشمیر جانا بھی ضروری پڑ جائے - تو پھر ہم طیار ہین کہ اس ملک کو جاوین -

آریون کا فیصلہ

۱۰ - مارچ ۱۹۰۷ء - رسالہ جدیدہ قادیان کے آریہ اور ہم کا تذکرہ تھا - فرمایا کہ سنا گیا تھا کہ مخاطب آریون مین سے ایک کہتا تھا کہ ہم بذریعہ اشتہار شبھ چنتک کے مضمون کی تردید کر دیتے ہین حضرت صاحب رسالہ نہ لکھین مگر ہمنے کہا کہ اب رسالہ کا نکلنا نہین رک سکتا ان کو چاہیئے کہ بعد رسالہ کے نکلنے کے تصدیق یا تکذیب مین قسم کھالین - تمام ہندوستان کے آریون کو چاہیئے کہ اس امر پر غور کرین - ان کیواسطے اسلام پر حملہ کرنا حرام ہے - جب تک کہ اس بات کا فیصلہ نہ کرین ان کو چاہیئے کہ ایک ڈیپوٹیشن بنا کر ملاوامل اور شرم پت کے پاس آوین اور ان کو حلف دیکر پوچھین کہ کیا وہ ہمارے نشانات کے گواہ ہین یا کہ نہین ہین ہماری یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر اس نے آریون کا فیصلہ کر دیا ہے -

تمام مذاہب پر حجت پوری ہوئی

فرمایا - اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ سے تمام ادیان باطلہ پر حجت قائم کر دی ہے اور ہر ایک مذہب کے متعلق ایک ایسی بات پیش کی گئی ہے جو قطعاً لاجواب ہے آریون کے واسطے اول تو اسی کتاب کا مضمون ہے کہ خود آریہ ہمارے نشانات کے پورا ہونے کے گواہ ہین جس سے وہ کبھی انکار نہین کر سکتے پھر ان کا سلسلہ نیوگ اندر ہی اندر ان کے دلون کو ملزم اور خوار کر رہا ہے پھر ان کا یہ مذہب کہ خدا کسی کا خالق نہیں ... ایسی باتین ظاہر ہوئی ہین کہ کوئی آریہ جواب نہین دے سکتا - سکھون کی ہدایت کے واسطے خدا نے چولا صاحب ظاہر کر دیا ہے جس پر صاف لکھا ہے - کہ اسلام کے سوائے کوئی مذہب مقبول نہین اور اس سے ثابت ہے کہ باوا نانک کا مذہب کیا تھا - عیسائیون کے خدا کی خود قبر ہی نکل آئی ہے اور ہمارے مخالف مسلمانون پر بھی حجت قائم ہے کیونکہ قرآن شریف حضرت عیسےٰ کی وفات کا قائل ہے اور آنحضرتؐ نے اس کو مردون مین دیکھا ہے -

دین اور دنیا کا جمع ہونا

۳ - مارچ ۱۹۰۷ء - سید حبیب اللہ صاحب آئی سی - ایس مجسٹریٹ آگرہ بمعہ ایک عزیز رفیق کے قبل نماز ظہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ان کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھا کر اس جگہ کوئی شخص بغیر قوت ایمانی کے نہین آسکتا - دنیاداری کے خیال سے تو یہان آنا گویا اپنے وقت کو ضائع کرنا سمجھا جاتا ہے - اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے -

فرمایا - دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہین ہو سکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے - کہ وہ دنیا کے کاروبار مین پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے اور ایسے شخص بھی دنیا مین ہوتے ہین چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء مین ہے کہ ایک شخص ہزارہا روپیہ کے لین دین کرنے مین مصروف تھا ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین ... روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا - ایسے ہی آدمیون کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لا تلهيهم تجارة ولا بيع - کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہین کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے - کہ دنیوی کاروبار مین بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھلے - وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے - وہ قابل تعریف نہین - وہ فقیر جو دنیوی کامون سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے - اسلام مین رہبانیت نہین - ہم کبھی نہین کہتے کہ عورتون کو اور بال بچون کو ترک کر دو - اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو - نہین - بلکہ ملازم کو چاہیئے کہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے - اس کی مثال خود دنیا مین موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہین پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہین اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہین ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گذار سکتا ہے خدا کے ساتھ تو انسان کا فطرتی تعلق ہے کیونکہ اس کی فطرت خدا تعالیٰ کے حضور مین الست بربکم کے جواب مین قالوا بلیٰ کا اقرار کر چکی ہوئی ہے - یاد رکھو کہ وہ شخص جو کہتا ہے کہ جنگل مین چلا جائے اور اس طرح دنیوی کدورتون سے بچکر خدا کی عبادت اختیار کرے - وہ دنیا سے گھبرا کر بھاگتا ہے اور نامردی اختیار کرتا ہے - دیکھو ریل کا انجن بے جان ہو کر ہزارون کو اپنے ساتھ کھینچتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچاتا ہے - پھر افسوس ہے اس جاندار پر جو اپنے ساتھ کسی کو بھی کھینچ نہین سکتا انسان کو خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی طاقتین بخشی ہین اس کے اندر طاقتون کا ایک خزانہ خدا تعالیٰ نے رکھدیا ہے لیکن وہ کسل کے ساتھ اپنی طاقت کو ضائع کر دیتا ہے اور عورت سے بھی گیا گزرا ہو جاتا ہے - قاعدہ ہے کہ جن قویٰ کا استعمال نہ کیا جائے وہ رفتہ رفتہ ضائع ہو جاتے ہین اگر چالیس دن تک کوئی شخص تاریکی مین رہے تو اس کی آنکھون کا نور جاتا رہتا ہے ہمارے ایک رشتہ دار تھے انہون نے فصد کرایا تھا جراح نے کہدیا کہ ہاتھ کو حرکت نہ دین انہون نے بہت احتیاط کے سبب بالکل ہاتھ کو نہ ہلایا - نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ دن کے بعد وہ ہاتھ بالکل خشک ہو گیا - انسان کے قویٰ خواہ روحانی ہون اور خواہ جسمانی جب تک کہ ان سے کام نہ لیا جائے وہ ترقی نہین پکڑ سکتے بعض لوگ اس بات کے بھی قائل ہین کہ جو شخص اپنے قویٰ سے خوب کام لیتا ہے اس کی عمر بڑھ جاتی ہے بیکار ہو کر انسان مردہ ہو جاتا ہے - بیکار ہوا تو آفت آئی -

---

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین - حضرت مولوی نورالدین صاحب صحت و عافیت کے ساتھ ہین گذشتہ ہفتہ مین مولوی صاحب موصوف کی ایک روزہ علالت کی خبر کے لکھا جانے پر آپ کے پاس بہت سے خطوط ہمدردی و بیمار پرسی کے آئے ہین اس واسطے آپ نے مجھکو فرمایا ہے کہ ان تمام خطوط کے جواب مین احباب کا شکریہ ادا کیا جائے اور ان کو مولوی صاحب کی صحت کی خوشخبری سنائی جاوے کیونکہ ہر ایک صاحب کو علیحدہ خط لکھنے مین بہت سا وقت چاہیئے اور جو خرچ ٹکٹون کا ان خطوط کے لکھنے مین ہو سکتا ہے وہ آپنے فرمایا ہے کہ کسی نیکی کے کام مین صرف کر دیا جائیگا ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین - جمعہ گذشتہ مین آپکا خطبہ جمعہ متبارک بن ہوا ۔

دعا مدد - (۱) اسماعیل صاحب مصنف چٹھی مسیح وجع الورک سے تکلیف مین ہین اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہین - (۲) سید محمد حسین دیرکت علی صاحب طالب علمان میڈیکل اسکول آگرہ امتحان مین کامیابی کیواسطے درخواست دعا کرتے ہین - (۳) گلاب خان صاحب سب پوسٹماسٹر راول پنڈی بعض ابتلاؤن مین گرفتار ہین اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہین - **نماز جنازہ** - کریام سے ایک دوست وہان کے

قصیدہ

(جو جلسہ دسمبر ۱۹۰۶ء پر حضرت کے حضور پڑھا گیا تھا)

ہوا ناصر خدا تیرا امر ... ے قادیان والے
ہمیں بخشی اماں تو نے مرے دارالامان والے

یہ احسانوں کا تیرے شکر ہم سے ہوا دا کیونکر
بچایا دجل سے اُن کے جو ہیں دجل گراں والے

کھڑا خم ٹھونک کر دجال ظالم کے مقابل مین
چھپائے منہ پھرین ڈرتے ہوئے سب شوخیاں والے

مقابل پر ترے کوئی مخالف آ نہین سکتا
دکھائے کام تو پیری مین مرد نوجوان والے

جوانمردی و عالی ہمتی کو دیکھ کر تیری
کرین تحسین فرشتے بھی زمین و آسمان والے

مرین پھونکون سے تیری دشمنان دین احمد کے
ہین واقف اس سے سب پنجاب اور ہندوستان والے

ہے کیا پنجاب اور ہندوستان امریکہ و یورپ
سبھی بحر و بر و عرب و عجم بل سب جہان والے

کوئی ثانی ترا ہرگز نہین ہے آج دنیا مین
ہین وہ لطف و کرم کچھ تجھ پہ رب مستعان والے

فصاحت اور بلاغت علم و حلم و استقامت بھی
کئے جوہر عطا تجھ کو جو تھے سب خوبیان والے

کلامِ حق۔ کلام حق کو ثابت کر دیا تو نے
بتائے کھول کر جب راز اس گنج نہان والے

دفینہ جو بڑا مدت سے دروازہ مین کعبہ کے
نکالے تو نے وہ موتی در و گوہر عمان والے

کیا ثابت تم ہی کرچہ دین ہین ڈگمگاتے تھے
پڑے مُردے جو قبر وا ہین ہوئے پروح روان والے

جو دل کے اندھے اور میر وص حیوانون سے بدتر تھے
ہوئے بار یاب بین وصفات وہ دانائے جہاں والے

محمدؐ کی غلامی مین تری وہ آج آقا ئی
سر تسلیم خم ہین سب جو آقائے زمان والے

نہ مُنہ سے گو کرین اقرار ہے یہ ان کی ہٹ دہرمی
مگر سب مانتے ہین دل مین یہ رطب اللسان والے

نہ مانین مُنہ سے پر لوہا ترا دل مانے بیٹھے ہین
جبھی آتے مقابل پر نہین یہ تر زبان والے

کوئی آکر مقابل پر مباہل بھی نہین ہوتا
دلون کو خوف کھائے جاتے ہین تجھ پہلوان والے

مقابل پر نہ آئین مولوی پنڈت نہ عیسائی
بُرا بولیں گھروں میں بس یہ سب گستاخیان والے

عجب کچھ مرتبہ عالی ترا حق نے بنایا ہے
کہ تیری آستان پر گرتے ہین سب عز و شان والے

تجھے حق نے کیا مہدی کرم سے اور مسیحا بھی
حسد سے کیون جلیں ناحق یہ علمائے زمان والے

ترقی مشن کی تیرے خدا کرتا ہے روز افزون
جلین تو جلنے دوان کو جو ہین سب بدگمان والے

میرے مخدوم سب مقصد تری تو ہو دین گے پُورے
مجھے غم ہے کام جو مجھ سے نہ ہو دین خادمان والے

مگر دامن پکڑ بیٹھا ترا رکھ آس مولا کی
اگرچہ کام تو اپنے سبھی ہین ناکسان والے

دعا ہائے سحر مین یاد آجاؤں کبھی گر میں
تو کٹ جائیں مرے ایام ساری سختیان والے

یہ بندہ ملتمس عاجز مصنف ہے جو چٹھی کا
تو گراہی مین رہے جو ہے ضلع مین گوجرانوالے

چہ در روئے خود دلبری دیدہ
کہ از جہل خود را پسندیدہ

ز لوذ ازل رد چرا تافتی
چہ سودی درین سرکشی یافتی

نہ بر وہم خود تکیہ کردن رواست
خطا بر بزرگان گرفتن خطاست

چو رُستی نہ از بند دیو لعین
نہ الہام تو ہست راہ یقین

چو در سینہ ات نیست قلب سلیم
چہ تابد دران وحی رب کریم

ہر آنکس کہ باشد بزیر حجاب
چسان خوب بیند رُخ آفتاب

چو بر چشم فطرت نشیند غبار
نہ راز حقیقت شود آشکار

رہیدہ چو از بند ظلمت نۂ
برون از درِ جہل و غفلت نۂ

نہ فارغ شدی از غرور و ریا
نُشد در برت جامۂ اصطفا

رسیدی نہ بر سطح چرخ برین
چشیدی نہ آبے ز حق الیقین

نہ بردی برون رخت خود از جہان
بعزت رسیدی نہ بر آسمان

نہ چون فانیان ہم فنا گشتہ
نہ وارث بملک بقا گشتہ

نشانے ازین در تو پیدا نشُد
ز چقماق آتش ہویدا نشد

ز تائید اسلام و قرآن پاک
نہ کردی دل دشمنان دردناک

برون نامدی بہر حق چون یلان
شکستی نہ گاہے سر منکران

ز تو حجت دین نہ گشتہ تمام
نشد دشمنے کشتہ چون لیکھرام

نہ تصدیق تو شد بچرخ برین
ندیدم نشانے بروئے زمین

کسوف و خسوف از پئے دیگرے
علامات صدق از پئے رہبرے

نہ کردی بیان حجتے این چنین
نہ سنگے زدی بر سر کفر و کین

درختے کہ دیدیدم بے برگ و بار
بجز کار احراق نآید بکار

چہ چیز است الہام و دعوائے تو
کہ سودے نہ بینم ز سودائے تو

در الہام حق شوکت ایزدی ست
کہ آن شربت چشمۂ سرمدیست

رسد ملہم حق بر اوج کمال
کہ باشد فرستادۂ ذوالجلال

تسلط نہ شیطان یا بد برو
کہ ذات خدائیست ہمراز او

ہمہ کار و بارش بود از یقین
زند جلوہ بر مسند زیب و زین

ترا کے سزد این چنین ادعا
رسیدی نہ بر مسندِ اجتبا

بر الہام خود مطمئن نیستی
نہ خود را شناسی مگر کیستی

شرائط پئے وحی حق دیدہ
ز قرآن و سنت چہ فہمیدہ

نہ گفتہ ندارد کسے با تو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

بہر دعوئے شرط شد امتحان
بلا شرط دعوی بود رائیگان

چو فرمود آن سرور انبیا
منم از خدا در جہان پیشوا

خدیجہ چسان شرط وحی خدا
بیان کرد پیش شہ انبیا

بخوان تقری الضیف اندر خبر
ببین تحمل الکل ہم مشتہر

غرض چون شرائط نشد ہمقرین
چہ الہام تو ہست ای خردہ بین

ز بعد شرائط لوازم شناس
ز تنزیر شیطان مشو بی ہراس

لوازم بود نصرت ایزدی
چو باران مگر رحمت ایزدی

ہمہ فتح و نصرت بجنگ عدا
ندائے شہادت ز ارض و سما

ز ہر سو بود کار فتح و ظفر - عیان میشود لطف آن دادگر ٭ ور از گزندے نباشد ہراس - نہ در کار بارش بود بوئے یاس ٭ چنین ملہم از بہر تائید دین - نزول کند آسمان بر زمین ٭ بود مظہر ذات پروردگار - پئے دین حق حجت استوار ٭

بالہام ناقص بجنگ یلان - برون آمدن شیوۂ جاہلان ٭ بہ فولاد بازو چو پنجہ کنی - گمر ساعد نازنین بشکنی ٭ بریں خواب الہام نازان مشو - نصیحت بگوش اجابت شنو ٭ چراغے اگر منقعت شد بنور - چہ لافی ز نہ دمیش رخشندہ ہور ٭

اگر عکس روشن بہ بینی بخواب - نہ زیبد کہ گوئی منم آفتاب ٭ چہ باشد سر و گوش عبدالحکیم - چو محروم باشد ز قلب سلیم ٭ چہ حاصل ازین چند روزہ حیات - چو گم شد ز تو رہروی در راہ نجات ٭ بجا تیکہ با سو و پند داشتی - ہمہ تخم خار و خسک کاشتی ٭ مپندار سعدی کہ راہ صفا - تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

(الملتمس محمد عبداللہ متوطن کشمیر شوپین حال وارد قادیان)

پیغام بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب مرتد

اس پیغام مین یہ التماس کیا گیا ہے۔ کہ سچی اور صحیح وحی کیواسطے شرائط اور لوازم کا ہونا ضروری ہے ورنہ محض ناقص الہام کوئی چیز نہین دہوکہ ہے۔

الا اے کہ نازی بہ الہام خویش ٭ مشو غرہ بر این چنین دین و کیش

ایک بزرگ کی پیشگوئی مہدی معہود کیمتعلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

حضرت محمد صادق ایڈیٹر اخبار بدر ایدہ اللہ بتائیدہ ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میرے پاس ماہ رمضان گذشتہ کی ایک امانت پڑی ہے جو آپکے پرچہ میں درج کرنے کے لئے مجھے راقم تصدیق نے دی اور تاکیداً کہہ گیا کہ درج کرا دوین مگر میں بباعث عدیم الفرصتی اور خود اپنی طویل بیماری کے آپ کی خدمت میں نہ بھیج سکا ۔ اب ارسال خدمت ہے ۔ والسلام

محمد حسین طبیب احمدؐ آبادی از بھیرہ

حضرت امام الزمان کی نسبت ایک عظیم اور بےنظیر پیشگوئی کی تصدیق

میں ملتان کا رہنے والا احمدؐ خان نام افغان خاکوانی پسر عبد الخالق افغان مرحوم حلفاً خداوند کریم کی قسم کر کے یہ شہادت لکھتا ہوں کہ میں ۱۲۹۰ھ سے بھی پہلے شیعہ صاحبان ساکنان ملتان سے سنا کرتا تھا جس کو شیعہ صاحبان بڑے شد ومد سے اپنے امام علیہ السلام مہدی موعود کے ظاہر ہونے کی تصدیق میں پڑھا کرتے تھے اور اس سے یہ مطلب نکالتے تھے کہ ۱۳۱۱ھ میں حضور علیہ السلام ظاہر ہو کر تمام ملک پر شیعہ مذہب کی تائید فرماوینگے وہ بیت یہ ہے ؎

درسنِ غاشی ہجری دو قرآن خواہد بود (۱۳۱۱ھ)

از پئے مہدی و دجّال نشان خواہد بود

اور نیز کہتے تھے کہ یہ بیت پچاس ساٹھ برس سے حضرت شیخ محمد عبد العزیز پرہاروی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے جو ولی کامل گذرے ہیں از روئے الہام ربانی فرمایا تھا مشہور چلا آتا ہے جوں جوں ۱۳۱۱ھ قریب آتا گیا شیعہ صاحبان کا انتظار بڑھتا گیا ۔ ۱۳۱۱ھ میں معلوم ہوا کہ قادیان ضلع گورداسپور میں میرزا غلام احمدؐ صاحب رئیس قادیان نے مہدویت کا دعوے کیا ہوا ہے اور اس بیت کے مصداق وہ ثابت ہوئے ہیں کیونکہ اسی ۱۳۱۱ھ میں ایک حدیث شریف کی رو سے ماہ رمضان میں کسوف خسوف کا ہونا مراد تھا جو واقع ہو گیا اور اس بیت کا مطلب اب کھل گیا کہ دو قِران کے لفظ سے کسوف خسوف مراد تھا جو حاضر الوقت مدعی پر پورا صادق آتا ہے ۔ وہ خیالی مہدی جو شیعہ صاحبان اپنے خیال میں باندھے ہوئے تھے ۔ کہیں سے ظاہر نہ ہوا بلکہ یہ بیت بمعہ حدیث شریف کسوف خسوف والی کے اسی مدعی پر صادق آیا اب اس کے وقوع کو تیرہ چودہ سال گزر چکے ہیں یہ کوئی معمولی بات نہ تھی بلکہ ساری دنیا کے شیعہ کو لاجواب کرنے والی اور حاضر الوقت مدعی کے منکروں کا موہنہ کالا کرنے کے لئے کافی تصدیق ہو چکی ہے ۔

میں پوچھتا ہوں کہ ۱۳۱۱ھ میں کون مہدی ظاہر ہوا کس نے دعوے کیا ہوا تھا کس کے حق میں یہ دو۲ آسمانی نشان ظاہر ہوئے حدیث میں تو کوئی سنہ بتایا ہوا نہ تھا اس بیت الہام ربانی کی تصدیق لفظ بہ لفظ صادق نکلی اب کوئی شخص صحیح العقل انکار کر سکتا ہے کہ جو بیت ساٹھ ستر برس سے پہلے کا مشہور چلا آتا تھا وہ حاضر الوقت مدعی کے حق میں صادق نہیں آیا ۔

میں مرزا صاحب قادیانی کا مرید نہیں اور نہ اب تک بیعت کی ہے مگر شریر لوگ جو ان کے دشمن ہیں اور اُن کا نام سنکر جل جاتے ہیں مجھے ضرور مرزائی یقین کرینگے ۔ میں ساری دنیا کے خبیثوں کو للکار کر کہتا ہوں کہ اس قدر سچ سے دشمنی کس مذہب میں جائز ہے کیا آپ کو مرنا نہیں کیا خداوند تعالیٰ کی جناب میں حاضر نہیں ہونا ۔

اب اگر کوئی شخص اس طرح بہتان کی نجاست کھانے لگے کہ یہ بیت کسی نے اب بنا لیا ہے تو ہم اُس کے موہنہ پر لعنت کا جوتا مارنے کو مستعد ہیں ۔ منشی امام بخش صاحب و مولوی امام الدین صاحب ملتانی و منشی قادر بخش صاحب وغیرہ پچیس۲۵ تیس۳۰ برس سے اس بیت کے ذاکر زندہ موجود ہیں ۔ اسی طرح بےشمار لوگ شیعہ و سنی اس بیت کے جاننے والے اب بھی ہیں ۔ ہاں منکر ہو جاویں تو وہ الگ بات ہے ۔ اس پیشگوئی کو جو الہام ربانی سے حضرت ولی کامل فاضل بےنظیر مصنف بےعدیل مولانا حضرت عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ لیا یہ کوئی تھوڑی بات نہیں ہے ساری دنیا کے منکرین کا موہنہ کالا کرنے کے لئے کافی ہے سب منکرین ملکر کوئی ایسا مدعی مہدویت دکھاویں جس کے حق میں ایسا مقررہ شدہ سنہ صادق آتا ہو ۔ موہنہ سے کہو اس کر نا الگ بات ہے مگر خدائی تائید اور ہی چیز ہے میں مرزا صاحب کی جماعت کا نہیں ہوں مگر سچ کی حمایت کرنا ہر ایک منصف کا کام ہے میں یقین اور کامل یقین سے کہتا ہوں کہ حاضر الوقت مدعی کی دشمنی میں ہم ہزار کوشش اور ہزار جانکاہی کریں خدا تعالیٰ ان کی تائید میں ہے ہم کچھ بھی نہ کر سکینگے اور نہ کر سکے ۔ چشتیوں کے ایک پیشوا نے حضرت مرزا صاحب کی تصدیق کی ہے جو ملتان کے علاقہ میں مشہور بزرگ ولی اللہ تھے اور ہزاروں چشتی نقشبندی مرزا صاحب کے دشمن ہیں مگر کچھ بھی نہیں کر سکے ۔ گولڑوی صاحب نے جب سے عداوت کا بیڑا اُٹھایا تب سے مرزا صاحب کی زیادہ گرم بازاری ہوئی ۔ خدا ہر ایک کو ہدایت کرے ۔ آمین ۔

میں رمضان ۱۳۲۴ھ میں ملتان سے بھیرہ میں بخدمت حضرت معظم طبیب حاذق مولانا مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی مالک شفاخانہ .. .. .. حاضر ہوا یہاں اخبار بدر کے دیکھنے کا موقعہ ہوا اور خیال آیا کہ مجھے یہ شہادت معلوم ہے جس کا ظاہر کرنے والا پہلا شخص میں ہوں مگر اس کو احمدی جماعت کے لوگوں نے ایک خفیف[۱] شہادت سمجھا ہوا ہے حالانکہ یہ شہادت امام الزمان مہدی دوران کے حق میں لاثانی اور بےنظیر شہادت ہے اس کو ایک دفعہ پھر بھی زور شور سے مشتہر کرنا ضروری ہے تاکہ قیامت کا وبال گردن پر نہ رہے ۔ ولا تکتموا الشہادۃ وما علینا الا البلاغ ۔ بر رسولاں بلاغ باشد وبس

راقم ۔ احمد خان ولد عبد الخالق خان افغان خاکوانی ملتانی حاضر الوقت بمقام بھیرہ ضلع شاہ پور ۔

۴ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ

---

[۱] یہ شہادت ایک ایسے شخص کی ہے جو اپنے زمانہ میں امام الزمان اور اپنی صدی کا مجدد ہو گذرا ہے اس کے نام شریف سے ایک عالم آگاہ ہے اور حسن اتفاق یہ ہے کہ اسی بزرگ نے اپنی کتاب شرح عقائد نبراس میں ایک قول بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں ۔ منہ

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۱	½	¼	۱	۲

شعر و سخن

(از تصنیف صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب)

ہر چار سُو ہے شہرہ ہوا قادیان کا
مسکن ہے جو کہ مہدئ آخر زمان کا

آنے لگے مسیح دوبارہ زمین پہ کیوں
نظارہ بھا گیا ہے اُنہیں آسمان کا

عیسےٰ تو تھا خلیفۂ موسےٰ او جاہلو!
تم سے بتاؤ کام ہے کیا اس جوان کا

تم اُمتِ محمد خیر الرسل سے ہو
ہے لطف و فضل تم پہ اُسی مہربان کا

کہتے ہیں وہ امام تمہارا تمہیں سے ہو
جو ہے بڑی ہی شوکت و جبروت و شان کا

پہنچیگا جلد اپنے کئے کی سزا کو وہ
اب بھی گمان جو بد ہو کسی بدگمان کا

ہاں جو نہ مانے احمدؐ مرسل کی بات بھی
کیا اعتبار ایسے شقی کی زبان کا

سچ سچ کہو خدا سے ذرہ ڈر کر دو جواب
کیا تم کو انتظار نہ تھا پاسبان کا

اب آگیا تو آنکھیں چُراتے ہو کس لئے
کیوں راستہ ہو دیکھ رہے آسمان کا

جس نے خدا کے پاس سے آنا تھا آچکا
لو کے بوسہ سنگِ درِ آستان کا

اسلام کو اُسی نے کیا آکے پھر درست
ہو شکر کس طرح سے ادا مہربان کا

سینہ سپر ہوا یہ مقابل میں کفر کے
خطرہ نہ مال کا ہی کیا اور نہ جان کا

توحید کا سبق ہی جو تعلیمِ شرک ہے
ہاں کفر ہے بتانا اگر حق بیان کا

تو ایسے شرک پر ہوں فدا مال و آبرو
اور ایسا کفر روگ بنے اپنی جان کا

اے قوم کچھ تو عقل و خرد سے بھی کام لے
لڑتی ہے جس سے مرد ہے وہ کیسی شان کا

گو لاکھ تو مقابلہ اس کا کرے مگر
کر سکتی ہی نہیں ہے تو کچھ اس جوان کا

اے دوستو! جو حق کیلئے رنج سہتے ہو
یہ رنج و درد و غم ہے فقط درمیان کا

کچھ یاس و نا امیدی کو دل میں جگہ نہ دو
اب جلد ہو چکیگا یہ موسم خزان کا

اب اس کے پوری ہوتی ہی آجائیگی بہار
وعدہ دیا ہے حق نے تمہیں جس نشان کا

چاہا اگر خدا نے تو دیکھو گے جلد ہی
چاروں طرف ہے شور بپا الامان کا

کافر بھی کہہ اُٹھینگے کہ سچا ہے شخص وہ
دعوی کیا ہے جس نے مسیح الزمان کا

محمود کیا بعید ہے دل پر جو قوم کے
(غزل دوم) نالہ اثر کرے یہ کسی ناتوان کا

اے مولویو! کچھ تو کرو خوف خدا کا
کیا تم نے سُنا تک بھی نہیں نام حیا کا

کیا تم کو نہیں خوف رہا روزِ جزا کا
یوں سامنا کرتے ہو جو محبوب خدا کا

ہر جنگ میں کفار کو ہے پیٹھ دکھائی
تم لوگوں نے ہی نام ڈبویا ہے وفا کا

ٹھہراتے ہیں کافر اُسی جو ہادیِ دین ہو
یہ خوب نمونہ ہے یہاں نیک علماء کا

بیٹھا ہے فلک پر جو اسے اب تو بلاؤ
چُپ بیٹھے ہو کیوں تم ہی یہی وقت دعا کا

پر حشر تلک بھی جو رہو اشک فشان تم
ہرگز نہ پتہ پاؤ گے کچھ آہِ رسا کا

وہ شاہِ جہاں جس کیلئے چشم براہ ہو
وہ قادیان میں بیٹھا ہے محبوب خدا کا

وحشی کو بھی دم بھر میں مہذب ہے بناتی
دیکھو تو اثر آکے ذرا اس کی دُعا کا

وہ قوتِ اعجاز ہے اس شخص نے پائی
دم بھر میں اُسے مار گرایا جسے تاکا

محمود نہ کیوں اُس کے مخالف ہوں پریشاں
نائب ہے نبی کا وہ فرستادہ خدا کا

ایک استفسار کا جواب

مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر زاد اللہ برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رسالہ اسلام

ماہ ذی الحج سنہ ۱۳۲۴ھ کے صفحہ ۲۴ پر ایک استفسار بعنوان "مرزا صاحب قادیانی سے استفسار" تحریر ہے۔ چونکہ اخیر پر کسی صاحب کا نام تحریر نہیں ہے اس واسطے قبل جواب استفسار کے چند امور دریافت طلب ہیں۔ یہ اُمور میں آپکے اخبار کے ذریعہ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ براہ مہربانی ان چند سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں۔

اول یہ کہ رسالہ اسلام کے ایڈیٹر منشی عبدالقیوم صاحب نام استفسار کنندہ کا تحریر فرمائیں[+] تاکہ اون کی قابلیت کا اندازہ کیا جاوے اور اس قابلیت کے مطابق اس استفسار کا جواب کافی شافی دیا جاوے۔

دوم یہ کہ چونکہ استفسار ایک نہایت معمولی استفسار ہے اس کے واسطے استفسار کنندہ کو حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مدظلہ تعالے کو مخاطب کرنے کی اور آپ سے استفسار کرنے کی جیسا کہ سرخی مضمون سے ظاہر ہے۔ ضرورت نہ تھی کیونکہ ایسے استفساروں کے جوابات بکثرت دئے جا چکے ہیں اور شائع ہو چکے ہیں تاہم اگر سائل کی ہنوز تشفی و تسلی نہیں ہوئی ہے۔ تو حضرت اقدس کے غلامان غلام یعنی یہ عاجز اس استفسار کا جواب مفصل اور مدلل دینے کیواسطے طیار ہے۔ بشرطیکہ استفسار کنندہ طالب حق ہیں کہ صدق اور راستی سے یہ واثق عہد شائع کریں کہ وہ تشفی اور تسلی یاب جواب پالینے پر حضرت اقدس کو بصدق دل قبول فرمالینگے۔ کیونکہ اگر ایسا عہد وہ شائع نہ کرینگے تو یہ سمجھا جائیگا کہ استفسار محض وقت ضائع کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے نہ کہ صدق و صفا سے۔

تیسرا امر یہ ہے کہ استفسار کے آخر میں ایک فقرہ یہ ہے کہ "آپ کی تحریرات اس کی نسبت کوئی فیصلہ نہیں کرتیں" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استفسار کنندہ نے حضرت اقدس کی کتابوں کو دیکھا ہے اس واسطے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کون کون سی کتابیں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی اونہوں نے بغور پڑھی ہیں جن سے ان کی تشفی و تسلی نہیں ہوئی۔

ان سب اُمور کا جواب ملنے پر میں انشاء اللہ اس استفسار کا مفصل جواب تحریر کرونگا اور اگر ان امور کا جواب نہ شائع کیا گیا تو یہ سمجھا جاویگا کہ استفسار حق جوئی کی غرض سے نہیں تھا بلکہ محض نمود کیواسطے تھا تاکہ لوگ ان کو پانچویں سواروں میں شمار کریں۔ عاجز آثم حامد احمدی میرٹھ

[+] نوٹ۔ نام دریافت کرنے سے یہ مطلب بھی ہے کہ آیا استفسار کنندہ [illegible]

تازہ یہودی

یہ امر بالبداہت واضح ہے کہ مخالفین نے خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی مخالفت مین جہان تک بس چل سکا چالاکی اور افترا پردازی کو نہین چھوڑا حالانکہ اسی مخالفت کی پیدائش مین بہت سے عذاب الٰہی مین گرفتار ہوکر بڑی حسرت سے اس جہان سے گذر گئے اور اس سلسلہ حقہ کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

یکم مارچ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ کرم بھائی عبد الرزاق صاحب احمدی کے پاس چند دیہاتی اشخاص جن مین بعض خواندہ اور مسجد امام بھی تھے بغرض معالجہ آئے اور اونہون نے برسبیل تذکرہ کہا کہ حکیم جی بڑا افسوس ہے کہ آپ باین علم و دانش ایسے طریق اور مذہب کے گرویدہ ہو گئے۔ جو بالکل اسلام کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے کتنا غضب کیا کہ دعوےٰ نبوت تو کیا ہی تھا مگر قرآن شریف مین بھی ترمیم کر دی یعنی ۳۰ پارون مین سے صرف ۱۳ پارہ رکھے اور باقی نکالدئے اور اس طرح قرآن اور اسلام بالکل مٹا دیا۔ حکیم صاحب نے جو ایک سادہ مزاج اور معقول پسند مین نہایت متانت سے دریافت کیا کہ بھائی تمنے یہ کہان سے سنا تو اونہون نے کہا کہ چند روز ہوئے کہ ایک مولوی صاحب نے اپنے وعظ مین فرمایا اور یہ بھی کہا تھا کہ ہرگز کسی مرزائی سے نہ ملنا اور نہ کوئی ان کی کتاب دیکھنا ورنہ تمہارا دین اور ایمان جاتا رہیگا۔

اس وقت حکیم صاحب کے پاس حمائل شریف رکھی ہوئی تھی اونہون نے اس شخص کو جو خواندہ تھا۔ حمائل شریف دے کر کہا کہ بھائی تم خود دیکھ لو کہ اس مین ۱۳ پارہ مین یا ۳۰ پارہ۔ ہم تو اس قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہین اور اسی کو نمازون مین پڑھتے ہین یہ سب ان ناخدا ترس لوگون کی بے ہودہ افترا پردازی اور چالاکی ہے تاکہ لوگ الٰہی نور تک نہ پہونچین یہ سنکر وہ سب حیرت زدہ ہو گئے اور مولوی صاحب پر سخت لعنت کرنے لگے۔

مین نے کہا کہ ان لوگون سے ایسا ہونا ضروری تہا۔ تاکہ خدا کا فرمودہ پورا ہو۔

علام الغیوب خدا نے سورہ جمعہ مین جہان کمثل الحمار یحمل اسفارا فرماکر یہودی علما کا نقشہ جو مسیح موسوی کے وقت کا تھا دکھلا دیا ہے وہان بطور پیشگوئی یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح محمدی کے زمانہ مین بھی امت محمدی کے علماء یہودی صفات ہو جائین گے۔

چنانچہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین اس کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ آخری زمانہ مین میری امت یہودی صفات ہو جائے گی اور یہودیون کے قدم بہ قدم اور نعل بہ نعل چلے گی جو جو افعال شنیعہ اُن سے سرزد ہوئے ہین ان سے بھی ضرور ہون گے چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود ہوکر خدا کی پاک نوشتون کی علامات کے ساتھ تشریف لائے اُس مین ایسے یہودی صفات علماء بھی ان کے بالمقابل موجود ہین اور جس طرح یہودی علماء نے مسیح موسوی کی مخالفت کی اور ستایا اور دکھ دیا بعینہٖ اسی طور سے یہ یہودی صفات علماء بھی مسیح محمدی یعنی حضرت مرزا صاحب کے درپے ایذا اور تکالیف ہوئے اور ہین مگر چونکہ مسیح محمدی اپنے مراتب اور درجات اور بزرگی کے لحاظ سے مسیح موسوی سے کہین بڑھکر ہے اس لئے ضرور تھا کہ یہ مثیل یہودی اون یہودیون سے بڑھکر ہوتے اور بازی لے جاتے۔ سو جہان تک ہمارا تجربہ اور رات دن کا مشاہدہ ہے اور ایک جہان چیخ اٹھا ہے اونہون نے اپنی مفسدہ پردازی اور فتنہ سازی اور تفرقہ اندازی مین اصلی یہودیون کے بھی کان کاٹ ڈالے۔

مین سچ کہتا ہون کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری حضرت مرزا صاحب کو وہ نافع الناس وجود دیا جو دیا ہے کہ اکثر مخالف مولویون کے پیٹ پالنے کا بڑا ذریعہ حضرت ممدوح پر افترا پردازی کرنا ہے۔ اور اسی طور پر دشمنون کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ہو رہتا ہے۔

افسوس اگر یہ عاقبت اندیش خدا ترسی سے کام لیتے اور اپنی گزشتہ حالت کا موجودہ حالت سے مقابلہ کرتے تو ان کو صاف معلوم ہو جاتا کہ وہ سخت ہلاکت کی راہ چل رہے ہین اور اگر اپنی نکبت اور تباہی کو نہین دیکھ سکتے تھے تو حضرت خلیفۃ اللہ کی خارق عادت ترقی کو خیال کرتے مگر حیف ہے کہ نہ اپنی حالت سے عبرت پکڑتے ہین اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی دیکھ سکتے ہین۔ یہ سنکر وہ سب بالاتفاق پکار اٹھے کہ فی الواقعہ آجکل کے مولویون کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ یہی باعث ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے روکتے ہین ہم ہرگز ان کی کسی بات کا اعتبار نہین کرین گے اور ضرور ہم حضرت مرزا صاحب کے معاملہ مین غور کرین گے۔

خاکسار عبد الخالق احمدی از مظفر نگر ۵۔ مارچ ۱۹۰۷ء

بدر خواتین

مشن کے گرل اسکولون سے بچو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے آج تک کوئی بھی مضمون لکھنے کا کوئی موقعہ نہین ملا لہذا ملتجی ہون اگر کوئی غلطی ہو تو اسے دُرست کر کے شائع کر کے مشکور کیجئے

حامیان تعلیم نسوان کی خدمت مین گذارش ہے کہ تعلیم نسوان کی سخت ضروریات کو تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے اور کئی طریقون سے تعلیم دینی شروع کر دی مگر وہ تعلیم جو کہ فرقہ اناث کیواسطے ضروری تھی اس سے بالکل بے پرواہی اختیار کی گئی ہے شہر کے باشندون نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ ہماری لڑکیون کی تعلیمی کمی مشن سکول مین داخل ہونے سے پوری ہو جاویگی۔ مگر ان کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ جب تک وہ اپنے بچون کی دینی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہین کرین گے۔ خدا کے احکام کی بجا آوری نہین ہو سکے گی۔ تعلیم نسوان کے دو بڑے جزو ہین۔ اُمور خانہ داری کا علم جس مین بچون کی تربیت بھی شامل ہے۔ دوسرے مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنا۔ مگر مشن سکولون مین یہ دونون باتین نہین پائی جاتین۔ بلکہ حتی المقدور ان معصوم بچیون کو اسلام پاک سے نفرت دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مین نے ایک مشن سکول کی بڑی تعریف سنی۔ تو اس کے دیکھنے کا شوق دل مین سمایا غرض بہ ہزار دقت اس کو دیکھنے کی اجازت ملی وہان جاکر ایک ایسا نظارہ آنکھون کے سامنے پیش آیا کہ رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اسلام کی قدوسیت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے پھر گیا آہ! اگر یہی تعلیم نسوان ہی تو ہمارا دور سے سلام ہے۔ مین اصل مطلب سے بہت دور نکل گئی ہون۔ کیا دیکھتی ہون کہ مس صاحبہ کرسی پر رونق افروز ہین اور چھوٹی چھوٹی معصوم لڑکیان اردگرد جمع ہین مس صاحبہ بڑی توجہ اور سرگرمی سے لڑکیون کو انجیل کی تعلیم دے رہی ہین ان کے ننھے ننھے بے لوث دلون پر حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور کفارہ کا نقش جما رہی ہین جو ذرا بے پرواہی کرتی ہے اسے سخت جھڑکی دیجاتی ہے غیرت سے مین پسینہ پسینہ ہو گئی اور انکی قابل رحم حالت پر آنسو بھر آئے غرض مشن اسکولون مین سوائے انجیل کے اور کسی قسم کی تعلیم نہین یہ وہ تعلیم ہے جو کہ ننھے دلون کو اپنے پیارے مذہب سے متنفر کر دیتی ہے اگر عورتین لامذہب ہو کر تعلیم یافتہ ہو جاوین تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہونچا۔ اس طرح تو بنگالی پارسی مستورات نے بی۔ اے۔ ایم۔ اے کی ڈگریان لی ہین۔ مسلمان خاتونون کا سب سے پہلا یہی فرض ہی کہ وہ اپنے پاک مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرین اور یہ اسیوقت ممکن ہوسکتا ہی جبکہ مستورات کی انجمن ہو خیر مین اپنی مکرمہ بہن اہلیہ ملک کرم الٰہی سے اتفاق کرتی ہون کہ ان کی تجویز بڑی کارآمد ہی احمدی جماعت کو جلدی اس طرف متوجہ ہونا چاہئیے۔ فقط راقمہ ناظر بنت ملک مولا بخش صاحب رئیس گوررالی ضلع گوجرات

تازہ یہودی

یہ امر بالبداہت واضح ہے کہ مخالفین نے خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی مخالفت میں جہاں تک بس چل سکا چالاکی اور افترا پردازی کو نہیں چھوڑا حالانکہ اسی مخالفت کی پیدائش میں بہت سے عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر بڑی حسرت سے اس جہان سے گذر گئے اور اس سلسلہ حقہ کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

یکم مارچ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ کرم بھائی عبدالرزاق صاحب احمدی کے پاس چند دیہاتی اشخاص جن میں بعض خواندہ اور سجدہ ارہی بھی تھے بغرض معالجہ آئے اور انہوں نے بسبیل تذکرہ کہا کہ حکیم جی بڑا افسوس ہے کہ آپ باین علم و دانش ایسے طریق اور مذہب کے گرویدہ ہو گئے۔ جو بالکل اسلام کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے کتنا غضب کیا کہ دعوے نبوت تو کیا ہی تھا مگر قرآن شریف میں بھی ترمیم کر دی یعنی ۳۰ پاروں میں سے صرف ۱۳ پارہ رکھے اور باقی نکال دئیے اور اس طرح قرآن اور اسلام بالکل مٹا دیا۔ حکیم صاحب نے جو ایک سادہ مزاج اور معقول پسند ہیں نہایت متانت سے دریافت کیا کہ بھائی تمنے یہ کہاں سے سنا تو انہوں نے کہا کہ چند روز ہوئے کہ ایک مولوی صاحب نے اپنے وعظ میں فرمایا اور یہ بھی کہا تھا کہ ہرگز کسی مرزائی سے نہ ملنا اور نہ کوئی اُن کی کتاب دیکھنا ورنہ تمہارا دین اور ایمان جاتا رہیگا۔

میں نے تب حکیم صاحب کے پاس حمائل شریف رکھی ہوئی تھی اونہوں نے اس شخص کو جو خواندہ تھا۔ حمائل شریف دے کر کہا کہ بھائی تم خود دیکھ لو کہ اس میں ۱۳ پارہ ہیں یا ۳۰ پارہ۔ ہم تو اس قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور اسی کو نمازوں میں پڑھتے ہیں یہ سب ان ناخدا ترس لوگوں کی بے ہودہ افترا پردازی اور چالاکی ہے تاکہ لوگ الٰہی نور تک نہ پہونچیں یہ سنکر وہ سب حیرت زدہ ہو گئے اور مولوی صاحب پر سخت لعنت کرنے لگے۔

میں نے کہا کہ ان لوگوں سے ایسا ہونا ضروری تھا۔ تاکہ خدا کا فرمودہ پورا ہو۔

علام الغیوب خدا نے اپنے سورہ جمعہ میں جہاں کمثل الحمار یحمل اسفارا فرما کر یہودی علما کا نقشہ جو مسیح موسوی کے وقت کا تھا دکھلا دیا ہے وہاں بطور پیشگوئی یہ بھی بتلا دیا ہے کہ مسیح محمدی کے زمانہ میں بھی امت محمدی کے علماء یہودی صفات ہو جائینگے۔

چنانچہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں میری امت یہودی صفات ہو جائے گی اور یہودیوں کے قدم بہ قدم اور نعل بہ نعل چلے گی جو جو افعال شنیعہ اُن سے سرزد ہوئے ہیں ان سے بھی ضرور ہوں گے چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام مسیح موعود ہو کر خدا کی پاک نشانوں کی علامات کے ساتھ تشریف لے آئے ہیں ایسے یہودی صفات علماء بھی ان کے بالمقابل موجود ہیں اور جس طرح یہودی علماء نے مسیح موسوی کی مخالفت کی اور ستایا اور دُکھ دیا بعینہ اسی طور سے یہ یہودی صفات علما بھی مسیح محمدی یعنے حضرت مرزا صاحب کے در پے ایذا اور تکالیف ہوئے اور ہیں مگر چونکہ مسیح محمدی اپنے مراتب اور درجات اور بزرگی کے لحاظ سے مسیح موسوی سے کہیں بڑھکر ہے اس لئے ضرور تھا کہ یہ مثیل یہودی اون یہودیوں سے بڑھکر ہوتے اور بازی لے جاتے۔ سو جہاں تک ہمارا تجربہ اور رات دن کا مشاہدہ ہے اور ایک جہان چیخ اٹھا ہے اونہوں نے اپنی مفسدہ پردازی اور فتنہ سازی اور تفرقہ اندازی میں اصلی یہودیوں کے بھی کان کاٹ ڈالے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت مرزا صاحب کو وہ نافع الناس وجود بنایا ہے کہ اکثر مخالف مولویوں کے پیٹ پالنے کا بڑا ذریعہ حضرت مسیح پر [illegible] کرنا ہے۔ اور اسی طور پر دشمنوں کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ہو رہتا ہے۔

افسوس اگر یہ عاقبت اندیشی خدا ترسی سے کام لیتے اور اپنی گزشتہ حالت کا موجودہ حالت سے مقابلہ کرتے تو ان کو صاف معلوم ہو جاتا کہ وہ سخت ہلاکت کی راہ چل رہے ہیں اور اگر اپنی نکبت اور تباہی کو نہیں دیکھ سکتے تھے تو حضرت خلیفۃ اللہ کی خارق عادت ترقی کو خیال کرتے مگر حیف ہے کہ نہ اپنی حالت سے عبرت پکڑتے ہیں اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی دیکھ سکتے ہیں۔ یہ سنکر وہ سب بالاتفاق پکار اٹھے کہ فی الواقعہ آجکل کے مولویوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ یہی باعث ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے روکتے ہیں ہم ہرگز ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں کریں گے اور ضرور ہم حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں غور کریں گے۔

خاکسار عبدالخالق احمدی از مظفر نگر ۵ مارچ ۱۹۰۷ء

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشن کے گرل اسکولوں سے بچو

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے آج تک کوئی بھی مضمون لکھنے کا کوئی موقعہ نہیں ملا لہذا ملتجی ہوں اگر کوئی غلطی ہو تو اسے درست کر کے شائع کر کے مشکور کیجئے

حامیان تعلیم نسوان کی خدمت میں گذارش ہے کہ تعلیم نسوان کی سخت ضروریات کو تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے اور کئی طریقوں سے تعلیم دینی شروع کر دی مگر وہ تعلیم جو کہ فرقہ اناث کیواسطے ضروری تھی اس سے بالکل بے پرواہی اختیار کی گئی ہے شہر [illegible] یہ سمجھا گیا ہے کہ جو لڑکیوں کی تعلیم کسی مشن سکول میں داخل ہونے سے پوری ہو جاویگی۔ مگر ان کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ جب تک وہ اپنے بچوں کی دینی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہیں کریں گے۔ خدا کے احکام کی بجا آوری نہیں ہو سکے گی۔ تعلیم نسوان کے دو شعبے ہیں۔ امور خانہ داری کا علم جس میں بچوں کی تربیت بھی شامل ہے۔ دوسرے مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنا۔ مگر مشن سکولوں میں یہ دونو باتیں نہیں پائی جاتیں۔ بلکہ حتی المقدور ان معصوم بچیوں کو اسلام پاک سے نفرت دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ میں نے ایک مشن سکول کی بڑی تعریف سنی۔ تو اس کے دیکھنے کا شوق [illegible] کی اجازت لی وہاں جاکر ایک ایسا نظارہ انکھوں کے سامنے پیش آیا کہ رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اسلام کی قدر و قیمت کا نقشہ میری انکھوں کے سامنے پھر گیا آہ! اگر یہی تعلیم نسوان ہے تو ہمارا دور سے سلام ہے۔ میں اصل مطلب سے بہت دور نکل گئی ہوں۔ کیا دیکھتی ہوں کہ مس صاحبہ کرسی پر رونق افروز ہیں اور چھوٹی چھوٹی معصوم لڑکیاں اردگرد جمع ہیں مس صاحبہ بڑی توجہ اور سرگرمی سے لڑکیوں کو انجیل کی تعلیم دے رہی ہیں ان کے ننھے ننھے بے خوف دلوں پر حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور کفارہ کا نقش جما رہی ہیں جو والدین کی بے پرواہی کر رہی ہے سخت چوٹ کی دیتی ہے غیرت سے میں پسینہ پسینہ ہو گئی اور انکی قابل رحم حالت پر آنسو بھر آئے غرض مشن اسکولوں میں سوائے انجیل کے اور کسی قسم کی تعلیم نہیں یہ وہ تعلیم ہے جو کہ ننھے دلوں کو اپنے پیارے مذہب سے متنفر کر دیتی ہے اگر عورتیں لامذہب ہو کر تعلیم یافتہ ہو جاویں تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہونچا۔ اس طرح تو بنگالی پارسی مستورات نے بی۔اے ایم۔اے کی ڈگریاں لی ہیں۔ مسلمان خاتونوں کا سب سے پہلا یہی فرض ہے کہ وہ اپنے پاک مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کریں اور یہ اسیوقت ممکن ہو سکتا ہے جبکہ مستورات کی انجمن ہو خیر میں اپنی کرم بہن اہلیہ ملک کرم الٰہی سے اتفاق کرتی ہوں کہ ان کی تجویز بڑی کارآمد ہے احمدی جماعت کو جلد اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ فقط راقمہ فاطمہ بنت ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی ضلع گوجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل ۔ یہہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
جنگ مقدس ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	حضرت مسیح موعود اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطلان کیا ہے ۔ قابل دید کتاب ہے	۸/
الوصیۃ " "	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین کی ہین ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	۲/
ستان دہرم " "	ضمیمہ نسیم دعوت ۔ قابل دید ہے	/
پارہ قرآن	تین پارے ہین فی پارہ	۵/
الموعظۃ الحسنہ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	سورۃ تبت کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراضون کا جواب	۲/
سوا السبیل " "	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالون کے جواب	۱/
قطعہ رب کل شئی خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر اویزان کرنے کے لئے ۔ یہ الہامی دعا ہے ۔ جو حضرت اقدس کو حفاظت کیواسطے بتائی گئی زیادہ منگانے پر رعایت ۔	/
باوا نانک کا مسلمان ہونا عیسائی مذہب اور اسکی حقیقت	یہ دونو کتابین قابل دید ہین اور نئی ہین ۔ اور مخالفین پر حجت ۔ ضرور منگائیے	/ /
نظم مستورات	پنجابی نظم	/
کامن احمدی	"	/
سراج الحق ۔ حصہ ۱ تا ۵ مصنفہ پیر سراج الحق	حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے ۔	۱/
سر الشہادتین ۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت بھی گران نہین ۔	۱/
القول الصحیح ۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	حضرت مسیح موعود کی تائید مین نہایت عمدہ ہے	۱/
کامن احمدی	الہ داد والے	/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندہر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے فائدہ پہونچیگا ۔ نور الدین ۔

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم ۔ ۱؎ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے ۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی ۔ اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط و کتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

۲؎ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ..... صالح خوش ..... احمدی ہین ۔ آپنے میری ساتھ تک مختصر معانی تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین آپ کی دنیا دی حیثیت اچھی ہے رتبہ ہے قوم ..... ہے اور قریشیون سے رشتہ داریان ہوتی رہی ہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط و کتابت کرین ۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین ۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوت مین پیش قدمی کریگا ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۔ نیاز مند اکمل ان گولیکے ۔ ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہی پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار ہی ہر دلعزیز اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ مینجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت یعنے مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ الگ علیحدہ ہی لیکن اخبار کے خریدارون کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی ۔ اور درثمین مجلد ۸/ بلا جلد ۶/